الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا

تار کا پتہ :۔ الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳ روپے، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲/۲

یوم چہار شنبہ

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۶/۴۰ | ۲۳ صلح ۱۳۳۱ ہش | ۲۳ جنوری ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ "ابھی کمزوری ہے" احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۲ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کو آج بلڈ پریشر کم ہونے کی وجہ سے کمزوری زیادہ ہے دل کی حالت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

کولمبو ۲۱ جنوری۔ جناب اسمٰعیل منیر صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب درازی عمر و صالح و خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں

ایران نے نئے برطانوی سفیر کے تقرر کی منظوری دینے سے انکار کر دیا

تہران ۲۲ جنوری۔ ایران نے برطانیہ کے موجودہ سفیر سر فرانسس شیفرڈ کی جگہ مسٹر رابرٹس کو تہران میں سفیر مقرر کرنے کی منظوری دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ایرانی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت کسی ایسے سفیر کا تقرر منظور کرے گی جو ایران یا کسی برطانوی نوآبادی میں پہلے نہ رہ چکا ہو۔ یاد رہے حکومت برطانیہ نے سر فرانسس شیفرڈ کو واپس بلا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں اس نے حکومت ایران سے درخواست کی تھی کہ وہ نئے سفیر کے تقرر کی جلد منظوری ارسال کرے۔ ایران نے فنی امداد کا ایک امریکی پروگرام منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ امریکہ نے اس پروگرام کے تحت اب اپنے فنی ماہرین ایران کے عملے کی تعداد دگنی کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایران میں عام انتخابات

تہران ۲۲ جنوری۔ عام انتخابات کے سلسلے میں آج تہران میں پولنگ شروع ہوا۔ تہران کے بارہ نائبین منتخب ہوتے ہیں۔ ساری مجلس کیلئے ۱۳۶ نائبین منتخب ہوں گے۔ اب تک ڈاکٹر محمد مصدق کے چھ حامی کامیاب ہو چکے ہیں۔ آج شام تک تہران میں گیارہ ہزار سے زائد ووٹ ڈالے گئے۔

مشرقی بنگال میں مہاجروں کی آبادکاری

ڈھاکہ ۲۲ جنوری۔ مشرقی بنگال میں ۷۵ لاکھ ۷۰ ہزار روپے کے مصارف سے ۳۱۱۲ غیر کاشتکار خاندانوں کو آباد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وزیر مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اور صوبائی وزیر مہاجرین مسٹر نعیم الدین احمد کے درمیان آبادکاری کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے متعلق جو بات چیت ہوئی ہے اس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس رقم میں سے ۵۳ لاکھ سے زائد رقم مہاجرین کو کاروبار وغیرہ کیلئے بطور قرض دی جائے گی اور تین لاکھ سے کچھ زائد رقم مفت تقسیم کی جائے گی۔ اسی طرح گیارہ ہزار کاشتکار گھرانوں کی آبادکاری کے لئے بھی ایک کروڑ ۶ لاکھ ۸۰ ہزار روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے جو مکانات تعمیر کرنے۔ بیج وغیرہ خریدنے اور اگلی فصل تک گذارہ کرنے کیلئے بطور قرض اور کچھ امداد کے طور پر دی جائے گی نیز دو ہزار مہاجر گھرانوں کو بسانے کے لئے ڈھاکہ کے قریب ایک چھوٹا سا شہر بھی آباد کیا جائے گا۔

مصری پولیس کے افسر اعلیٰ کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا

قاہرہ ۲۲ جنوری مصری پولیس کے افسر اعلیٰ عبد الرؤف بے کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے تل الکبیر پر برطانوی فوجوں کے حملے کے وقت مصری حکام کی ہدایات کی خلاف ورزی کی اور جان بوجھ کر ہتھیار ڈال دیئے۔ حملے کے وقت انہیں برطانوی فوج نے گرفتار کر لیا تھا۔ بعد میں تین دن کے بعد انہیں (رہا کر دیا گیا۔ اسماعیلیہ میں برطانوی فوجوں نے اس علاقے کو تا حال گھیرے میں رکھا ہے جو قبرستانوں سے ملحق ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ مغرب کی طرف چلا گیا ہے۔)

"تبلیغی جماعتوں کے چندے اور نذر لانے اوقاف میں شامل نہیں ہیں" (سردار عبد الحمید دستی)

لاہور ۲۲ جنوری۔ وزیر تعلیم و اوقاف آنریبل سردار عبدالحمید دستی نے آج ایک پریس کانفرنس میں مقامی اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ "مسلم اوقاف بل" جسے پنجاب اسمبلی نے حال ہی میں منظور کیا ہے کا مقصد محض اوقاف کو ہی کنٹرول کرنا نہیں ہے بلکہ عوام کی روحانی اور اخلاقی فلاح و بہبود کا جو تعلیمی انتظام ان اوقاف سے وابستہ ہے اس کو بھی درست کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اوقاف کی آمدنی اور مصارف کو ایک خاص ضبط کے تحت لانے سے اوقاف کے اخلاقی و روحانی پہلو پر یقیناً خوشگوار اثر پڑے گا۔ حکومت کے پیش نظر آمدنی یا خرچ پر تصرف حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ جو چیز اس کے مد نظر ہے وہ اوقاف کی ہمہ گیر اصلاح سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا "قانون اوقاف" کو حتی الوسع احکام شریعت کے مطابق بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا وہ مذہبی یا تبلیغی جماعتیں جو اپنے اراکین کی طرف سے فراہم کردہ چندوں یا عطیہ جات کو مخصوص مذہبی کاموں پر خرچ کرتی ہیں۔ ان کی املاک وقف کے تحت نہیں آتیں۔ اسی طرح جو نذرانے وغیرہ دیئے جاتے ہیں وہ بھی شریعت کی رو سے وقف میں شامل نہیں کئے جا سکتے۔ واقف یا چندہ دینے والا جب تک اعلان نہ کرے کہ وہ فلاں چیز رفاہ عامہ کے لئے خدا تعالےٰ کی راہ میں وقف کرتا ہے اور اس پر عوام کو محاسبہ کا حق حاصل ہے اس وقت تک وہ چیز وقف شدہ تصور نہیں کی جا سکتی۔ اگر اس قسم کی تبلیغی جماعتوں اور نذرانوں وغیرہ میں مداخلت کی جائے تو چندہ یا نذرانہ دینے والے جن کی طرف سے حکومت مداخلت کا حق رکھتی ہے خود اس پر معترض ہوں گے۔ یہ چیز وقف سے نہیں بلکہ عقیدے سے تعلق رکھتی ہے

ایک سوال کے جواب میں آپ نے یقین دلایا کہ "شیعہ اوقاف" کا انتظام ان کے اپنے عقائد اور روایات کے مطابق کیا جائیگا۔ اسی لئے نگران بورڈ میں ان کے دو نمائندوں کی شرکت لازمی قرار دی گئی ہے۔

سرحد اسمبلی کا بجٹ سیشن

پشاور ۲۲ جنوری۔ سرحد اسمبلی کا بجٹ سیشن آئندہ مہینے کی ۲۸ تاریخ سے شروع ہو رہا ہے جو بارہ دن تک جاری رہیگا۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خان اس اجلاس میں ٹوکس ٹیکس میں تخفیف کے متعلق ایک اہم اعلان کریں گے

پاکستان کے بحری بیڑے میں عنقریب بعض اور جہازوں کا اضافہ کیا جائیگا

سرگودھا ۲۲ جنوری۔ پاکستانی بحری بیڑے کے کمانڈر انچیف ریئر ایڈمرل جیفرڈ نے کہا ہے کہ ترقی و توسیع کے منصوبوں کے تحت عنقریب پاکستانی بحری بیڑے میں بعض اور جہازوں کا اضافہ کیا جائیگا۔ آج انہوں نے یہاں ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ ایک تیرنے والی گودی عنقریب کراچی پہنچ رہی ہے۔ اس میں پاکستانی بحری بیڑے کے تمام جہاز بیک وقت لنگر انداز ہو سکیں گے۔ جہازوں کا جو حصہ پانی میں ڈوبا رہتا ہے اس کی ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کے لئے حکومت نے ایک جدید قسم کی گودی تعمیر کرنے کی اجازت دیدی ہے اس پر ساڑھے پانچ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔

انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ جدید قسم کا بحری بیڑا بنانے کیلئے ضروری ہے نیوی کے ہر شعبے کے لئے موزوں نوجوان بھرتی کئے جائیں اور انہیں اعلےٰ پیمانے کی تربیت دی جائے۔ انہوں نے مزید بتایا اس سلسلے میں حکومت نے ٹیکنیکل ٹریننگ کے بڑے بڑے مرکز کھولنے کیلئے سکیم منظور کر لی ہے۔ چنانچہ عنقریب متعدد مقامات پر نیوی سے متعلق ٹیکنیکل ٹریننگ کے بڑے بڑے مرکز کھولے جائیں گے۔ اس وقت کراچی میں نیوی کے ساحلی مرکزوں میں برما اور بعض دوسرے ملکوں کے افسر تربیت حاصل کر رہے ہیں اب ایران نے بھی درخواست کی ہے کہ اس کے افسروں کے لئے تربیت کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

"طغرل" اور "ٹیپو" ممباسہ روانہ ہو گئے

کولمبو ۲۲ جنوری۔ پاکستانی بحری بیڑے کے جہاز "طغرل" اور "ٹیپو" کولمبو میں کچھ دن ٹھہرنے اور تیل وغیرہ لینے کے بعد مشرقی افریقہ کی بندرگاہ ممباسہ روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ اس مہینے کی ۳۰ تاریخ کو وہاں پہنچنے والے ہیں۔ راستے میں وہ ایچ۔ ایم۔ پی۔ ایس "دبکیا" کے ساتھ گولہ باری کی مشق کریں گے۔

ہندوستان میں انتخابی ہنگامہ
مخالف جماعتوں کے درمیان جھڑپیں

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ عام انتخابات کے سلسلے میں آج ہندوستان میں دو جگہ ہنگامہ ہوا۔ سوراشٹرا میں ایک مقام پر کانگرس کے حامیوں پر مخالف جماعتوں کے آدمیوں نے گولیاں چلائیں جس سے دس آدمی ہلاک اور بارہ زخمی ہو گئے۔ اسی طرح پٹیالہ میں بھی ایک جگہ مخالف گروہوں میں جھڑپ ہوئی حالات پر قابو پانے کیلئے فوج بلانی پڑی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا — ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

جماعت ہائے انڈونیشیا کے سالانہ جلسہ کیلئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

جماعت ہائے انڈونیشیا کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت مندرجہ ذیل پیغام انڈونیشیا کے احباب کے نام ارسال فرمایا۔ تمام بزرگان سلسلہ و احباب کرام اور حضرات درویشان قادیان دارالامان کی خدمت میں درخواست ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی حقیقی ترقی اور مبلغین کرام کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کے ارشادات پر پوری طرح عمل کرنے اور حضور کی اس خواہش کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کا اظہار حضور نے اپنے پیغام میں فرمایا ہے۔

(خاکسار۔ طالب دعا سید شاہ محمد عفی عنہ مبلغ انچارج انڈونیشیا)

احباب جماعت انڈونیشیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے عزیزم شاہ محمد صاحب مبلغ انچارج انڈونیشیا کے ایک خط سے یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا کہ گزشتہ سال باوجود ان کی تحریک کے میں جماعت انڈونیشیا کے سالانہ جلسہ میں کوئی پیغام نہ بھجوا سکا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن دنوں میں میں بیمار تھا ان دنوں میں ایسا خط پہنچا ہے۔ ورنہ جماعت انڈونیشیا جس نئے دور میں سے گزر رہی تھی۔ اس کے لحاظ سے ضروری تھا کہ میں اسے پیغام بھجواتا۔

جہاں تک امام جماعت کے پیغاموں کا سوال ہے۔ چونکہ جماعتیں اب ساری دنیا میں پھیل گئی ہیں۔ یہ تو بعید از عقل ہے کہ امام جماعت کی طرف سے ہر جماعت کو ہر سال کوئی نیا پیغام پہنچے۔ لیکن یہ خواہش ہر جماعت کی بالکل معقول ہے کہ کسی خاص اور اہم موقعہ پر جو اسے پیش آئے اس کے امام کی طرف سے اسے تسلی۔ مبارک باد۔ راہنمائی کا پیغام پہنچے۔ پس چونکہ انڈونیشیا کی جماعت ایک نئے نظام کے ماتحت چلائی جانے والی تھی۔ میری طبیعت اچھی ہوتی تو میں ضرور مختصر پیغام ان کی کانفرنس کے موقعہ پر بھجواتا۔ لیکن گزشتہ سال جلسہ سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی میں شدید بیمار رہ چکا تھا۔

مجھے اس بات پر نہایت خوشی ہے کہ جماعت انڈونیشیا جس کی ابتدا ۲۶۔۱۹۲۵ء میں ہوئی تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی ترقی کر چکی ہے۔ اور منظم ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔ مجھے اس بات پر بھی خوشی ہے کہ انڈونیشیا کے نوجوان تعلیم کے لئے احمدیہ مرکز میں آتے رہتے ہیں۔ گو اتنی توجہ اس طرف نہیں ہوئی۔ جتنی کہ ہونی چاہیئے تھی۔ میں سمجھتا ہوں اور تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انڈونیشیا ان ممالک میں سے ہے جن کے لئے خدا تعالیٰ نے سعادت مقدر کی ہوئی ہے۔ انڈونیشین لوگوں میں مجھے وہ کبر نظر نہیں آتا۔ جو بعض دوسرے ممالک کے لوگوں میں نظر آتا ہے۔ ان کی طبائع میں صلاحیت اور نرمی ہے۔ اور وہ مسیح کے متلاشی معلوم ہوتے ہیں۔ پس میں سمجھتا ہوں اگر جماعت احمدیہ اپنے فرض کو اچھی طرح پہچانتی۔ تو جماعت جو اس وقت دس ہزار کے قریب ہے یقیناً ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہوتی۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور کم از کم یہ کوشش کریں کہ ان کی جماعت اگلے سال دس ہزار سے بیس ہزار ہو جائے۔ پھر اس سے اگلے سال بیس ہزار سے چالیس ہزار ہو جائے اور پھر اس سے اگلے سال چالیس ہزار سے اسی ہزار ہو جائے۔ اور اس طرح ہر سال جماعت اپنی تعداد میں بڑھتی چلی جائے مگر یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہر انڈونیشین احمدی اپنے فرض کو سمجھے۔ اور مناسب لٹریچر کثرت کے ساتھ مہیا کیا جائے اور مبلغوں کی تعداد موجودہ تعداد سے زیادہ ہو۔ موجودہ حالات ایسے ہیں کہ پاکستان کے مبلغ اس ملک میں زیادہ نہیں جا سکتے۔ پس مناسب یہی ہے کہ انڈونیشیا کے نوجوان تعلیم کے لئے پاکستان آئیں۔ اور پھر یہاں سے تعلیم پا کر اپنے ملک کو واپس جائیں۔ میں پچھلے ایک دو سال سے اس طرف کچھ توجہ دیکھتا ہوں۔ مگر وہ توجہ ضرورت سے ابھی بہت کم ہے۔ پھر جماعت کی ترقی کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کا امام سے براہ راست تعلق ہو۔ اور وہ اس کی دعاؤں سے حصہ لے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ امریکہ اور مغربی افریقہ کے مقابلہ میں جو دونوں علاقے امام کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں نہائت ہی آگے آگے ہیں۔ انڈونیشیا کی جماعتوں نے اس رنگ میں امام سے تعلق پیدا نہیں کیا۔ اب کچھ عرصہ سے ایک دو جماعت کے عہدہ داروں نے اور چند افراد نے خط و کتابت شروع کی ہے۔ اور یہ ایک نیک تبدیلی انڈونیشیا میں پیدا ہوئی ہے۔ لیکن ابھی اس میں بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہے۔ جس کو جس زمانہ میں خدا تعالیٰ ساری جماعت کا امام بناتا ہے۔ وہ باقی جماعت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔ اور جب تک افراد جماعت کا تعلق اس سے ایسی صورت میں نہ ہو جیسا کہ شریف اور نیک بیٹے کا اپنے باپ سے ہوتا ہے۔ اس وقت تک وہ شخص یا وہ قوم یا وہ ملک ان روحانی برکات کا امیدوار نہیں ہو سکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں پر نازل ہوتی ہیں جو اس کے مقرر کردہ خلیفہ کے ساتھ تعاون کرتے اور اسکے ناصر و مددگار بنتے۔ اور اس کے کام کو دنیا میں پھیلاتے ہیں۔ ہماری جماعت ایک روحانی جماعت ہے۔ اور اگر وہ سچی ہے تو پھر یہ بھی سچی بات ہے کہ جو کوئی بھی اس جماعت کے نظام کی اتباع کرے گا۔ اور اس کی قدر کرے گا۔ اور اس کے ساتھ تعاون کرے گا وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہوگا۔ کیونکہ جب ایک ادنیٰ انسان بھی اپنے ساتھ تعاون کرنے والے کی قدر کرتا ہے۔ اور اس کی مدد کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ جو غیر محدود ذرائع رکھنے والا ہے۔ اس کی نسبت یہ کب امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اسکے مقرر کردہ خلیفہ یا اس کی مقرر کردہ جماعت کے ساتھ تعاون کرنے والوں اور محبت کرنے والوں اور اخلاص رکھنے والوں کی قدر نہیں کرے گا۔ اور ان کی مدد نہیں کرے گا۔ یقیناً جو لوگ اس راستہ کو اختیار کریں گے۔ وہ اپنی روح کے اندر ایک تبدیلی پائیں گے۔ اور اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کا روحانی بیٹا ثابت کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا اس دنیا میں روحانی فرزند بننے کا فخر حاصل کریں گے۔ اسلام کا خدا محبت کرنے والا خدا ہے۔ اور وہ اپنے فرمانبردار بندوں سے اس سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔ جتنا کہ محبت کرنے والا باپ اپنے بیٹوں سے محبت کرتا ہے مگر باپ کی محبت حاصل کرنے کے لئے بھی انسان کو کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے۔ صلاحیت اور نیک اطوار اور تعاون اور محبت ہی باپ کی طبعی محبت کو ابھارتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی محبت کے ابھارنے کے لئے بھی ضروری ہے کہ جو اس کے اظلال دنیا میں موجود ہوں۔ اور جو اس کا نظام دنیا میں قائم ہو۔ اس کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ اور اس کی مدد کی جائے۔ اور اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اس کے کام کو دنیا میں پھیلایا جائے۔

مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ انڈونیشیا ان ممالک میں سے ہے۔ جن میں ارتداد بہت کم ہوتا ہے۔ جو مانتے ہیں وہ سچے طور پر مانتے ہیں۔ بعض اور ممالک میں یہ نقص پایا جاتا ہے کہ ایمان اور ارتداد بالکل اس طرح چلتے ہیں جس طرح دو متوازی لیکن مختلف اطراف میں بہنے والے دریا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اور بھی زیادہ اپنے عملی نمونہ اور تعلیم اور تربیت کے ساتھ اس بات کو ناممکن بنا دیں گے۔ کہ کوئی شخص احمدیت میں داخل ہو کر پھر اس سے واپس لوٹے۔ اسی طرح آپ لوگ ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں گے کہ مرکز احمدیت سے آپ لوگوں کا تعلق مضبوط ہو۔ آپ کا ایمان غیر متزلزل ہو اور آپ کا رشتہ تعلق قطع نہ ہونے والا ہو۔ زمین اور آسمان ٹل سکیں مگر آپ لوگ اس وابستگی کو نہ چھوڑ سکیں۔ جو خدا تعالیٰ نے آپ کے دلوں میں احمدیت اور اس کے مرکز سے پیدا کی ہے۔ میں امید اور یقین اور دعا کے ساتھ اس پیغام کو ختم کرتا ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں کہ آپ لوگ ایک نئی طاقت اور نئی قوت کے ساتھ اشاعت احمدیت میں لگ جائیں گے۔ اور مجھے وہ دن دیکھنے کی خوشی نصیب ہوگی۔ جب انڈونیشیا کی اکثریت احمدی ہوگی۔ اور احمدیت کی روشنی میں اسلام کے اولین علمبرداروں میں انڈونیشیا کا ملک بھی ہو جائے گا۔ اللھم آمین

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۲ء

جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا

اسلام میں مادی اور روحانی حالتیں الگ الگ نہیں ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام جو مختلف اقوام میں آتے رہے وہ یہی تعلیم لاتے رہے۔ لیکن یہ اقوام اصل تعلیم سے بہت دور ہٹ جاتی رہیں۔ یا تو بظاہر روحانیت کی طرف اتنا جھکاؤ ہو جاتا کہ زندگی بے معنی ہو کر رہ جاتی۔ اور یا صرف کھوکھلے اعمال ہی رسمی طور پر رہ جاتے۔ جن میں جان نہ ہوتی۔

یہودیت اور عیسائیت کا موازنہ کرنے سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ یہودیوں نے شریعت کے ظاہری الفاظ کو لے لیا۔ اور ظاہری اعمال پر اتنا زور دیا کہ ان اعمال کے پیچھے جو روحانی سہارا تھا وہ سرک گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا معیار اخلاق بالکل پست ہو گیا۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ شریعت کے ظاہری اعمال اگر درست ہو جائیں تو پھر وہ جو چاہیں کریں۔ اس لحاظ سے وہ ایک نمونہ تھے وہ شریعت کے ذرا ذرا سے حکم میں تو نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے۔ مگر دوسری طرف تمام اخلاق فاضلہ سے بالکل مبرّا ہو چکے تھے۔ ان کی فطرت ہی ایسی بن چکی تھی۔ کہ انہیں اپنی اس دورخی زندگی کا باہمی تضاد محسوس ہی نہ ہوتا تھا۔

اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ یہودی عرصہ تک مصر میں اس طرح غلامانہ زندگی بسر کرتے رہے تھے۔ ان کی فطرت میں تمام وہ پستیاں خمیر ہو چکی تھیں۔ جو غلام قوموں میں پیدا ہو جانی لازمی ہیں۔ احساس کمتری انتہا کو پہونچ چکا تھا اس لئے ان کو جو شریعت حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ دی گئی۔ وہ ان کی فطرت کے لحاظ سے ایسی تھی۔ جس میں ظاہری اعمال پر زیادہ زور دیا گیا تھا۔ تاکہ ان میں سالہا سال کی غلامی کی وجہ سے جو احساس کمتری اور بزدلی پیدا ہو گئی تھی۔ اس کا مداوا کیا جائے۔ اور ان کی ذہنیت کو پستیوں سے نکال کر ایک متوازن سطح پر لایا جائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دوسری انتہا پر جا پہونچے۔ ظاہری اعمال میں وہ اتنے سخت ہو گئے۔ کہ اعمال کی روح ہی مفقود ہو گئی۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے آکر ان کی اس دوسری انتہائی بیماری کا علاج فرمایا ظاہر کی بجائے اعمال کی روح کی طرف توجہ دلائی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کے پیرو دوسری انتہا کی طرف نکل گئے۔ یہودیوں کو تو اتنا ہی یاد رہ گیا تھا کہ دانت کے بدلے دانت اور کان کے بدلے کان یعنی پورا پورا انتقام لینا ہی زندگی ہے۔ اس نقطۂ نظر کی وجہ سے نہ صرف ان کے دلوں میں دوسری اقوام کی بے پناہ نفرت ہی بیٹھ گئی۔ بلکہ انسان سے انسان متنفر ہو گیا۔

ایسی سخت بیماری کے لئے دوا بھی ذرا تیز چاہیئے تھی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے جو تعلیم دی وہ دراصل شریعت میں روح کو بیدار کرنے کے لئے تھی۔ مگر حالات کی وجہ سے اس کے پیرؤوں نے سمجھا۔ کہ شریعت بے فائدہ ہے۔ اصل چیز صرف روح ہے۔ ان کے سامنے یہودیوں کے بے معنے اعمال تھے۔ اس لئے وہ دوسری انتہا کو پہونچ گئے۔ انہوں نے انتقام کے مسئلہ کو بالکل غلط ٹھہرایا۔ اور کہا کہ "جو تمہاری ایک گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کے آگے کر دے۔"

دونوں تعلیمیں مختلف حالات کے مطابق صحیح تھیں۔ نہ تو موسوی تعلیم کا مطلب یہ تھا۔ کہ اعمال کی روح کوئی چیز نہیں۔ اور نہ عیسوی تعلیم کا یہ منشاء تھا کہ شریعت کوئی معنے نہیں رکھتی۔ البتہ حالات کے مطابق ایک وقت میں ایک بات پر زور دینا ضروری تھا۔ اور دوسرے وقت دوسری بات پر۔

اسلام جو عالمگیر پیغام لے کر آیا ہے اس نے دونوں پہلوؤں پر یکساں طور پر زور دیا ہے۔ اور اس کی تعلیم یہ ہے کہ حالات کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر انتقام سے اصلاح ہو سکتی ہے تو انتقام لو اور اگر عفو اور درگزر سے اصلاح ہو سکتی ہے تو عفو اور درگزر اختیار کرو۔ اصل چیز اصلاح ہے

یہودیت اور عیسائیت دونوں کے لائحۂ عمل میں غور و فکر کا عنصر نہیں تھا۔ اسلام نے اعمال میں غور و فکر کا عنصر بھی داخل کیا۔ یہودیت کا صرف یہ مقولہ تھا کہ انتقام لو۔ عیسائیت نے کہا انتقام مت لو۔ اسلام نے کہا جب انتقام ضروری ہو تو انتقام لو۔ ورنہ انتقام نہ لو۔ اس طرح اسلام نے ہر فعل پر غور و فکر کا اور حالات کو جانچنے کا اصول پیش کیا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہماری تمام زندگی ایک با معنے چیز بن جائے۔ اور آپ اس اصول پر عمل کر کے زندگی کی روحانی حالتوں کو مادی حالتوں سے جدا نہیں کر سکتے۔ اس طرح آپ اپنے ہر فعل میں جو بظاہر مادی معلوم ہوتا ہے روحانیت کی جھلک دیکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایک کسوٹی دے دی ہے۔ جس پر آپ اپنے ہر فعل کو خواہ اس کا زندگی کے کسی پہلو سے تعلق ہو پرکھ سکتے ہیں۔ اس طرح طبعیات کا ایک نہ ٹوٹنے والا رشتہ مابعد الطبیعات سے قائم ہو سکتا ہے۔

سیام کے دارالحکومت بنکاک میں یونسکو کی قومکشنوں کی جو کانفرنس گزشتہ نومبر اور دسمبر میں منعقد ہوئی اس میں جو بنیادی تعلیم کے متعلق اجلاس ہوا دوران مباحثہ میں پاکستانی وفد کے قائد جناب ڈاکٹر آر۔ ایم صدیقی نے فرمایا کہ

"اسلام نے جو نظام ہمیں عطا فرمایا ہے وہ انسان کی روحانی اور مادی دونو ضرورتوں پر حاوی ہے۔ اور دونوں کے متعلق راہ نمائی کرتا ہے۔ جو تعلیم اسلام کے ضابطہ اخلاق کے متعلق دی گئی۔ اس سے اللہ تعالےٰ اور انسان دونوں کے ساتھ محبت کا متوازن جذبہ پیدا ہوا۔ اور اس کے نتیجہ میں ایک ایسا نظام حیات وجود میں آیا۔ جس میں عالمگیر اخوت۔ جمہوریت۔ سماجی انصاف تحمل رواداری اور معاشرہ میں عورت و مرد میں مساوات پائی جاتی ہے۔"

جو کچھ جناب صدیقی نے فرمایا ہے اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا آجکل کا عام مسلمان اسلام کے اصول پر عمل کر رہا ہے۔ اور وہ نتائج پیدا ہو رہے ہیں جو ہونے چاہئیں؟

ہمارا مفاد

کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر جیکب ملک روسی مندوب کی اس بات پر کہ امریکہ اور برطانیہ اپنے مفاد کی خاطر مسئلہ کشمیر کو طول دے رہے ہیں۔ اور ان کی کوشش یہ ہے کہ یہاں اپنے فوجی اڈے قائم کریں اور یہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ آئین ساز اسمبلی کو ہے "بڑا تعجب پیدا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ امریکہ اور برطانیہ نے اپنی مشترکہ تجویز جو کہ جموں اور کشمیر میں انجمن اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب کرانے کے متعلق تھی ملتوی کر دی ہے۔

بے شک یہ اس لحاظ سے تعجب خیز ضرور ہے کہ روس اب تک خاموش رہا تھا۔ مگر غیر متوقع نہیں ہے۔ جنوبی ہندوستان میں کمیونسٹوں کی نمایاں کامیابی ایسی بات نہیں کہ روس ہندوستان کی طرف دست شفقت نہ بڑھاتا۔ واقعی امریکہ اور برطانیہ کے لئے ایک نہایت نازک لمحہ فکریہ ہے۔ انجمن اقوام متحدہ محض انہی اقوام کے مفاد کا اکھاڑا تو ہے ہی۔ کشمیری عوام جن جانکاہ مصائب کے دور سے گزر رہے ہیں۔ ان کے لئے کچھ معنے نہیں رکھتا۔

سوال یہ ہے کہ کیا ہندوستان اور پاکستان بھی اپنے مفاد سے باخبر ہیں۔ دونوں ہمسایہ ہیں اور ایک کی بہبودی دوسرے سے وابستہ ہے۔ کیا وہ ان دونوں بلاکوں کے مفاد کا کھلونا بنا رہنا چاہتے ہیں۔ یا انہیں آپ بھی کچھ اپنی فکر ہے۔ کیا ان کے لئے بھی یہ عظیم لمحہ فکریہ نہیں ہے؟ کیا ممکن نہیں ہے کہ وہ دونوں عدل و انصاف کے ساتھ اس مسئلہ کا حل خود نکال لیں؟ اور یہ بڑے بڑے گرگ منہ دیکھتے رہ جائیں۔

کشمیر کا سوال ایک ایسا وقت کا سوال ہے کہ چاہے تو دونوں ملکوں کو خاک سیاہ کر کے رکھ دے۔ اور چاہے تو دونوں کو ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کا ساتھی بنا سکتا ہے۔ سوال ہے کہ کیا ہمارا مفاد تباہی ہے یا ساتھی بننے میں اگر پاکستان اور ہندوستان ساتھی بن جائیں۔ تو اپنے ساتھ تمام مشرق کو بھی بچا سکتے ہیں ورنہ یہ بڑی اقوام تو چاہتی ہیں۔ کہ پاکستان اور ہندوستان سمیت تمام مشرق کو ہمیشہ کے لئے اپنا محکوم اور منقاد بنائے رکھیں۔ اور اس کا خون پی پی کر اپنے رخساروں کی سرخیاں چمکاتے رہیں۔

قرآن مجید پر مستشرقین کے ایک اعتراض کا جواب

واقعۂ ہاروت وماروت میں پیشگوئی اور اس کا ظہور

(از مولانا جلال الدین صاحب شمس)

سورہ فرقان میں قرآن مجید کے متعلق کفار مکہ کا ایک قول مذکور ہے۔ کہ وہ تو "اساطیر الاولین" یعنی پہلوں کے بے سروپا قصے اور کہانیاں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تردید میں فرماتے ہیں۔ قل انزلہ الذی یعلم السرّ فی السمٰوٰت والارض انہ کان غفورًا رحیما۔ اے رسول تو ان سے کہہ دے۔ کہ اس کو اس خدا نے اتارا ہے۔ کہ جو آسمانوں اور زمین کے سب پوشیدہ اسرار اور رازوں سے واقف ہے۔ یعنی جن باتوں کو تم پرانے قصے اور بے سروپا کہانیاں کہتے ہو۔ ان میں تو ایسی غیب کی خبریں پائی جاتی ہیں۔ جن سے خدا تعالیٰ کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا ہے۔

مستشرقین کا اعتراض

قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام اور دوسرے لوگوں کے جو واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے متعلق مستشرقین نے بھی یہی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یہ پہلے لوگوں کی بے ثبوت کہانیاں ہیں۔ چنانچہ ہاروت وماروت کے متعلق عام تفسیروں میں لکھا ہے۔ کہ وہ دو فرشتے تھے۔ انہیں اس امر پر تعجب ہوا۔ کہ انسان باوجودیکہ خدا تعالیٰ ان کی طرف اپنے انبیاء بھی بھیجتا ہے۔ کیوں گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں امتحاناً انسان بنا کر زمین پر بھیجا۔ پہلے تو انہوں نے نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق دکھائے۔ مگر جب وہ ایک خوبصورت عورت زہرہ نامی سے ملے۔ تو انہوں نے اس سے بدی کا ارتکاب کیا۔ اور اس کی پاداش میں انہیں بابل کے ایک کنوئیں میں قیامت کے دن تک کے لئے لٹکایا گیا۔

اس قصہ کو درج کرکے مشہور مستشرق جورج سیل اپنے ترجمۂ قرآن کے نوٹوں میں لکھتے ہیں۔

"This story Mohammad took directly from the Persian Magic"

یعنی یہ کہانی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے براہ راست "پرشین میجک" سے اخذ کی ہے۔ جس میں دو باغی فرشتوں کا ذکر آتا ہے۔ اور ان کے نام بھی یہی ہیں۔ اور یہ کہ وہ پاؤں اوپر اور سر نیچے کئے ہوئے بابل کے علاقہ میں لٹکے ہوئے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ یہود میں بھی شیمزئی فرشتہ کے متعلق اسی قسم کی کہانی پائی جاتی ہے۔

"Who having debauched himself with women repented and by way of penance hung himself up between heaven and earth."

یعنی جس نے عورتوں سے ناجائز تعلق رکھا۔ پھر پھر اس سے تائب ہوا۔ اور بطور کفارہ سزا کے طور پر اپنے آپ کو فضا میں لٹکا لیا۔

ریورنڈ ویری نے بھی اپنی تفسیر میں جورج سیل کا ہی مذکورہ بالا نوٹ درج کیا ہے۔

لیکن وہ آیات جن میں ہاروت وماروت کا ذکر آتا ہے ان میں ایک بڑی عظیم الشان پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ جو نہایت آب وتاب کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد مبارک میں پوری ہوئی۔

مختصر تفسیر آیات

واتبعوا ما تتلوا الشیٰطین علیٰ ملک سلیمٰن وما کفر سلیمٰن ولٰکن الشیاطین کفروا الآیۃ۔

اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف یہودیوں کی نسبت فرماتا ہے۔ کہ جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رسول ان کی مقدس کتابوں میں مذکورہ پیشگوئیوں کے عین مطابق آیا۔ تو ان میں سے ایک جماعت نے خدا تعالیٰ کی کتاب کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا۔ گویا انہیں اس کا کوئی علم ہی نہیں ہے۔ اور کتاب اللہ کے ذریعہ انہوں نے اس رسول کا صدق یا کذب جانچنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ بلکہ اس رسول کی ہلاکت اور تباہی کے لئے منصوبے سوچنے لگے۔ اور جن باتوں کو سلیمان علیہ السلام کے عہد میں ان کی حکومت کو کمزور اور تباہ کرنے کے لئے آپ کے شدید ترین شریر دشمنوں نے اختیار کیا تھا۔ وہی باتیں یہود نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت کے خلاف اختیار کی ہیں۔

آیت کے حصہ "وما کفر سلیمٰن ولٰکن الشیاطین کفروا" میں حضرت سلیمان علیہ السلام سے کفر کی نفی کرکے یہ بتایا ہے۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دشمن آپ کے خلاف من گھڑت جھوٹے الزامات لگاتے اور آپ کی طرف کفر کی باتیں منسوب کرکے لوگوں کو آپؑ کے خلاف بھڑکاتے تھے۔ حالانکہ وہ شیاطین دشمن خود کافر تھے۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے خلاف ان کا یہ پراپیگنڈا اتنا زبردست تھا۔ کہ ان کی مذہبی کتب میں بھی سلیمانؑ کی طرف کفر کی باتیں منسوب کردی گئیں۔ چنانچہ عہد قدیم کی کتاب ا۔سلاطین $\frac{11}{4-7}$ میں لکھا ہے:۔

"جب سلیمان بوڑھا ہوا۔ تو اسکی جوروؤں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کیا۔ اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کی طرف مائل نہ تھا۔۔۔۔ سلیمان کا دل خداوند اسرائیل کے خدا سے جو اسے دوبارہ دکھائی دیا برگشتہ ہوا۔ اس لئے خداوند سلیمان پر غضبناک ہوا۔"

بائیبل میں حضرت سلیمانؑ پر بت پرستی کا الزام لگایا گیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے وما کفر سلیمان فرما کر ان الزامات سے آپ کی بریت فرمائی۔ اور اس زمانہ کے محققین بعد تحقیق اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ جو قرآن مجید نے آج سے تقریباً ساڑھے تیرہ سو سال پہلے بیان کی تھی۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا ببلیکا میں زیر "سلیمان" لکھا ہے۔ کہ یہ تو درست ہے۔ کہ سلیمانؑ نے اسرائیلی اور غیر اسرائیلی متعدد عورتوں سے شادی کی تھی۔ لیکن یہ کہ انہوں نے یہوواہ خدا کے ساتھ غیر اسرائیلی عورتوں کے معبودوں کی پرستش کی بالکل غلط ہے۔ اور ہمیں اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

"He was a faithful worshipper of Yahwe"

یعنی وہ یہوواہ خدا کے ایک سچے اور مخلص وفادار پرستار تھے

الغرض قرآن مجید نے حضرت سلیمانؑ کی بریت کرتے ہوئے آپ کے دشمنوں کے پراپیگنڈے کو جو آپ کے خلاف لوگوں کو اکسانے کے لئے کیا جاتا تھا۔ غلط اور برا فعل قرار دیا ہے۔

پھر فرمایا۔ یعلمون الناس السحر۔ یعنی سلیمانؑ کے دشمن لوگوں کو سحر سکھاتے تھے۔ اور سحر کے ایک معنے الفساد اور اخراج الباطل فی صورۃ الحق (اقرب) بھی ہیں۔ یعنی وہ لوگوں کو حضرت سلیمان کے خلاف فساد پر آمادہ کرتے تھے۔ اور ایسے دلفریب اور دلکش انداز میں جھوٹے الزامات بیان کرتے تھے۔ کہ لوگ انہیں سچ خیال کر لیتے تھے۔ اور یہی حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف یہودیوں کا تھا۔ وہ بھی آپ کے خلاف جھوٹی باتیں بنا کر لوگوں میں مشہور کرتے اور آپ کے خلاف لوگوں کو جنگ پر آمادہ کرتے اور آپ کی تباہی کے لئے منصوبے سوچتے اور خفیہ سازشیں کرتے تھے۔

وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت وماروت۔

یعنی یہود نے ان باتوں کی پیروی کی۔ جو دو فرشتہ سیرت ہاروت وماروت پر بابل میں اتاری گئی تھیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ جو اس پہلے واقعہ کے نتیجہ میں ظاہر ہوا تھا۔ حضرت سلیمانؑ بادشاہ ہونے کے علاوہ نبی بھی تھے۔ اور آپؑ کا زمانہ خوشحالی اور آسودگی کا تھا۔ لیکن اس زمانہ میں بھی یہود نے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے حضرت سلیمانؑ کی قوت اور طاقت کو کمزور کرنے کے لئے ان کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کیا۔ اور کافر قرار دے کر عامۃ الناس کو آپ کے خلاف بھڑکایا۔ لیکن یہود سلیمان علیہ السلام کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہوسکے۔ اور ان کی اس ناشکری کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد آہستہ آہستہ ان کی طاقت اس حد تک کمزور ہوگئی۔ کہ بابل کے بادشاہ نے ان پر حملہ کیا۔ اور ان کی قوت کو پاش پاش کردیا۔ اور زبردستی بابل کی طرف وہ جلاوطن کئے گئے۔ پھر ایک لمبے عرصہ کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے ان پر دوبارہ نظر رحمت کرنا چاہی۔ اور انہیں قید سے آزاد کرنا چاہا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے دو فرشتہ سیرت بندوں کو اس کام کے لئے مامور کیا۔ تاکہ وہ یہود کی خلاصی کے لئے مناسب خفیہ تدابیر اور ذرائع اختیار کریں۔ وہ اغلباً حجی اور زکریا بن عیدو دو اسرائیلی نبی تھے۔ جن کا ذکر عزرا باب ۵ میں آتا ہے۔ چنانچہ میدیا اور فارس کے بادشاہ سے ایک خفیہ منصوبہ کے ماتحت بابل پر حملہ ہوا۔ جس کے نتیجہ میں خورس بادشاہ نے یہود کو آزاد کردیا۔ اور بیت المقدس بنانے میں ان کی بہت امداد کی۔ ہاروت ماروت کے متعلق اقرب اور تاج العروس میں لکھا ہے۔ کہ یہ ہرت ومرت سے ماخوذ ہیں۔ جن کے معنے پھاڑنے اور توڑنے کے ہیں۔ کیونکہ ان کا کام ایک مخالف حکومت کی قوت وطاقت کو توڑنا تھا۔

پھر فرمایا:۔

وما یعلّمٰن من احدٍ حتیٰ یقولا انما نحن فتنۃ فلا تکفر۔

اور وہ دونوں کسی کو نہیں سکھاتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ یہ کہتے۔ کہ ہم ایک آزمائش ہیں جس کے ذریعہ نیکوں اور بدوں میں فرق ہوگا۔ اور ہر ایک کی اصل حالت نیکی اور بدی کا اظہار ہو جائے گا۔ اس لئے ہمارا انکار نہ کردینا۔ مطلب یہ کہ اپنی تدابیر یا اپنا مشن بتانے سے پہلے وہ ہر ایک سے عہد لیتے تھے۔ کہ وہ ان پر عمل کرنے سے انکار نہیں کریگا۔

فیتعلمون منھما ما یفرقون بہ بین المرء وزوجہ۔

پس وہ ان سے وہ باتیں سیکھتے جس کے ساتھ مرد اور اس کے زوج میں تفریق کی جاتی تھی۔ یعنی وہ اپنی تعلیم میں مردوں اور عورتوں کو جدا کردیتے تھے۔ یہ ایک قدیم رسم ہے۔ جو خفیہ سوسائیٹیوں میں چلی آتی ہے۔ کہ وہ اپنے اندر عورتوں کو شامل نہیں کرتیں۔ اور اس زمانہ میں بھی عام طور پر ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۴ میں زیر لفظ "سیکرٹ سوسائیٹیز" لکھا ہے:۔

"The great majority refuse admission to women."

یعنی ایک بڑی اکثریت عورتوں کو خفیہ سوسائیٹیوں میں شامل نہیں کرتی۔

مذکورہ بالا دو واقعات کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما ھم بضآرّین بہ من احد الا باذن اللہ۔ یعنی یہود اس طریق کو اختیار کرکے اور اپنی خفیہ سازشوں اور مکروہ منصوبوں کے ذریعہ سے

(باقی صفحہ پر)

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۸)

مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

مرزا عرفان علی بیگ صاحب آئی۔ ایس۔ او آگرہ

مرزا صاحب موصوف نے "اخبار آگرہ" میں بعنوان "قادیان" ایک مضمون لکھا تھا جو درج ذیل ہے۔

"ایک وہ ہیں جو مٹا بیٹھے ہیں صورت اپنی
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

ہر قوم اپنی ترقی چاہتی ہے۔ مگر بغیر کوشش و جانفشانی کے کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ اہل قادیان بہت کچھ لائق تحسین ہیں کہ انہوں نے صدر مقام قادیان میں عجیب و غریب ترقی کی ہے۔ اب ان کا مذہب احمدی ہے (احمدیوں کا مذہب کوئی الگ نہیں۔ صاحب موصوف کو غلطی لگی ہے۔ احمدیوں کا مذہب اسلام ہے۔ اس لئے آپ نے اپنے مضمون میں جہاں جہاں احمدیہ مذہب کا لفظ لکھا ہے وہاں احمدیت یعنی حقیقی اسلام سمجھا جائے۔ ناقل) جس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیان میں گذرے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ مذہب روز افزوں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور قیامت تک قائم رہے گا۔ جو مسلمان یا جو شخص مذہب احمدی میں داخل ہوتا ہے اس کو احکام ذیل کا پابند ہونا لازم قرار دیا گیا ہے (۱) نماز پنجوقتہ (۲) روزہ ماہ رمضان (۳) خیرات (۴) حج کعبہ (۵) زندگی بے شر (۶) مذہب احمدی کی ترقی (۷) لوگوں کو مذہب احمدی کا پیغام دینا (۸) بیماروں کی تیمار داری (۹) جنازہ کا ساتھ دینا (۱۰) جب ممکن ہو قادیان کی زیارت کرنا (۱۱) سب سے ہمدردی کرنا۔

مذہب احمدی کا عقیدہ یہ ہے کہ اسلام جناب پیغمبر خدا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جاری فرمایا۔ اور مذہب احمدیہ (؟) پیغمبر احمد قادیانی نے جو مسیح موعود اور مہدی ہیں قائم کیا۔

پیغمبر احمد قادیانی کے جانشین حضرت نور الدین رضی تھے ۔ ۔ ۔ ۔ اور اب فرقہ احمدیہ کے سرتاج حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد اطال اللہ عمرہٗ ہیں۔ تھوڑے ہی زمانہ میں مذہب احمدیہ دور دراز ممالک میں جا پہنچا۔ اور جا بجا اپنی بنیاد کو وہ مستحکم کرتا چلا جاتا ہے۔ ہر ملک میں اس مذہب کے مبلغ موجود ہیں۔ امریکہ کے درمیان خاص شکاگو کے مقام پر ایک عالیشان مسجد تعمیر کی ہے۔ اور وہاں مفتی محمد صادق صاحب مبشر بڑے لائق شخص ہیں جو مذہب احمدیہ کو خوب پھیلا رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ منہ سے باتیں بگھار دینا بہت آسان ہے۔ مگر عملی صورت کر کے علماء وعظ کہنے کو ہر جگہ تیار ہیں۔ مفتی فتویٰ دینے کو ہر وقت مستعد ہیں مگر کام کرنے کو شاذو نادر کوئی راضی ہوگا۔

قادیان کے واعظ احمدیہ مذہب پھیلانے کیواسطے دور دراز ملکوں میں دوڑے چلے جاتے ہیں۔ مذہب کے پیچھے جان و مال کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ لوگ ان کو برا بھلا کہتے ہیں۔ گالیاں بھی دیتے ہیں زحمت بھی پہنچاتے ہیں۔ مگر یہ مردانہ دلش خاموشی کے ساتھ تمام تکالیف کو برداشت کرتے ہیں۔ گالیاں کھا کر رنج اٹھا کر اور سختیاں جھیل کر امر حق کے پھیلانے میں اس خوش مزاجی سے پیش آتے ہیں۔ جیسے کہ ایک با اخلاق نیک مزاج شخص کو پیش آنا چاہیئے۔

ہمارے واعظین میں یہ باتیں کہاں۔ آپس ہی میں ایک کو ایک ایک ادنیٰ سے اختلافات پر کافر اور مرتد کا خطاب دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ عاجزی چھو نہیں گئی۔ حالانکہ بارگاہ ذوالجلال میں اگر کوئی تحفہ پیش کرنے کے قابل ہے تو محض عاجزی ہے"

(اخبار آگرہ آگرہ ۲۱ اگست ۱۹۲۳ء)

مسٹر شاہ محمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء شیخوپورہ

میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ احمدیت کو ہرگز ہندوستان میں بہائی ازم سے الجھنا نہیں چاہیئے اور اپنے قیمتی وقت اور انمول اخبارات کے صفحات کو بہائی ازم جیسی خرافات کے لئے کبھی وقف نہیں کرنا چاہیئے۔ اس وقت جو خدمات اسلام احمدیت کر رہی ہے۔ وہ اس قدر بیش قیمت اور گرانقدر ہیں کہ احاطۂ تحریر میں لانا لاممکنات سے ہے دشمن سے دشمن بھی خدمات سلسلہ (احمدیہ) کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ اپنے خلوص اور حب اسلام کا خراج تحسین خادمانِ احمدیت کُل اقلیم عالم سے وصول کر چکے ہیں۔ گو مجھے سلسلہ سے شرف بیعت نہیں ہے مگر خدا بہتر جانتا ہے میرے دل میں ادنیٰ سے ادنیٰ احمدی بھائی کے لئے کسقدر پیار اور محبت ہے اللہ تعالےٰ اس تحریک برحق کو ضرور کامیاب کریگا۔ اور دن بدن پھلے پھولے گی۔

(الفضل ۳ مئی ۱۹۲۷ء)

ایڈیٹر صاحب ہفتہ وار پیسہ اخبار

(۱) "اسوقت ملک میں صرف احمدیہ جماعت ہی اشاعت اسلام کا باقاعدہ کام کر رہی ہے"

(۲) "تمام مسلمانوں کی کوئی انجمن بھی اشاعت اسلام نہیں کر رہی"

(پیسہ اخبار لاہور ۱۱ نومبر ۱۹۲۲ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار کشمیری ہفتہ وار

ایڈیٹر صاحب اخبار کشمیری زیر عنوان "احمدیوں کی قابل تقلید سرگرمیاں" رقمطراز ہیں کہ

"احمدیوں کی دونوں جماعتیں اپنے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے جس بے تابی سے سرگرم عمل ہیں۔ کاش وہ جذبہ اسلام کے دوسرے فرقوں میں بھی پیدا ہو جائے"۔

(اخبار کشمیری لاہور ۷ مارچ ۱۹۲۵ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار صداقت لاہور

"اگرچہ ہم احمدی نہیں ہیں لیکن ہمیں تبلیغ اسلام کے متعلق اپنے احمدی دوستوں کی سرگرمی اور اولوالعزمی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ نائیجیریا ایک بہت بڑا ملک ہے۔ جو افریقہ کا مغربی حصہ ہے۔ جہاز اور ریل سے جانیوالوں کو نائیجیریا پہنچنے کے لئے براہ انگلستان ایک نہایت طویل سفر اختیار کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے ایک لاہوری دوست جو نائیجیریا کے ایک سرکاری محکمہ میں ملازم ہیں ۳ ماہ کے عرصہ میں وہاں پہنچا کرتے ہیں۔ نائیجیریا کے جو حالات ہم نے اپنے دوست کی زبانی سنے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ افریقہ کے اس مغربی حصہ میں اسلام اور اسکے نام لیواؤں کی حالت بہت افسوسناک ہے۔ وہاں تبلیغ اسلام کی سخت ضرورت ہے۔ اگر مولوی مبارک علی صاحب نے نائیجیریا کے مسلمانوں کو جو مذہبی معلومات کے اعتبار سے بہائیت اور ذلیل زندگی بسر کر رہے ہیں اسلام کی اس پاک تعلیم کا سبق دیا۔ جس نے آج سے تیرہ سو سال پہلے دنیا کی تاریکی کو اجالے میں منتقل کر دیا تھا۔ تو بلاشبہ یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔ ہمارے علماء کرام الاماشاء اللہ بجائے اسلام کی تبلیغ کے اپنی پوری طاقت۔ ایک دوسرے کی تخریب اور تذلیل پر صرف کر رہے ہیں۔ غیر مسلم اقوام کے سامنے یہ ایک برا نمونہ ہے۔ جب مذہبی رہنماؤں کی گمراہی کا یہ حال ہے تو عوام الناس سے کیا توقع ہو سکتی ہے"

(اخبار صداقت لاہور ۱۶ ستمبر ۱۹۲۰ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار وکیل امرتسر

"مسیحی پادری افریقہ میں اسلام کی رفتار ترقی کے متعلق غلط بیانات شائع کرتے رہے ہیں۔ اور یہ ظاہر کرتے رہے ہیں کہ افریقہ کے لوگ جوق در جوق مسلمان ہو رہے ہیں۔ لیکن قادیان کے ایک اشتہار میں بتایا گیا ہے کہ یہ سب بیانات غلط ہیں۔ یوگنڈا کے اکثر لوگ مسیحی ہو چکے ہیں۔ اور تمام نواب سوائے ایک کے مسیحیت اختیار کر چکے ہیں۔ مغربی افریقہ میں ۱۹۰۱ء میں ۳۵ فیصدی مسلمان تھے ۱۹۱۱ء میں کل ۴ فیصدی رہ گئے۔ گویا دس سال کے وقفہ میں مسلمان آبادی کا دسواں حصہ مسیحی ہو گیا۔ جس ملک کی آبادی صرف ۳۰ لاکھ ہو۔ اس کا اس حساب سے مذہب عیسائی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے چلے جانا ایک خطرناک حقیقت ہے۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں کی طرف سے نہ تو اصلیت کے دریافت کرنے کی کوشش کی گئی اور نہ تبلیغ و حفاظت اسلام کے لئے کچھ کیا گیا۔ اب اشتہار مذکور میں اعلان کیا گیا ہے کہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب (نیر) کی سعی مشکور سے وہاں چار ہزار غیر مسلم احمدی ہو گئے ہیں۔ ہم کو امید ہے کہ دور اندیشی و دانشمندی رفتہ رفتہ اختلافات باہمی کو مٹا دے گی ۔ ۔ ۔ اہل قادیان کا ذوق و شوق تبلیغ لائق داد و قابل تحسین ہے"

(وکیل امرتسر ۲ اپریل ۱۹۲۱ء)

ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار لاہور

احمدیہ جماعت نے مغربی افریقہ میں جب سے منظم طور پر تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا ہے تبھی سے وہاں کلیسا کی رونق ماند پڑتی جا رہی ہے انہی احمدی مبلغین کی مساعی کا نتیجہ ہے کہ مذکورہ بالا رسالہ مشنری ریویو آف دی ورلڈ امریکہ میں عیسائیوں کو لکھنا پڑا کہ

"کلیسا کو کسی ایسی چیز کا مقابلہ کبھی نہیں پڑا جیسا کہ اب افریقہ میں اسے درپیش ہے۔ وہ کیا ہے مسلمانوں کا پختہ اور مآل اندیشانہ عزم ہے۔ جس کی غرض یہ ہے کہ افریقہ کے باقی تمام غیر مسلم قبائل کو پیغمبر اسلام (صلعم) کی حکومت میں داخل کیا جائے"۔

(پیسہ اخبار لاہور ۱۱ جون ۱۹۲۲ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار مسلم راجپوت امرتسر

"الفضل (قادیان) اس جماعت کا آرگن ہے۔ جو اپنے طریق پر اور اپنے عقیدہ کے مطابق اسلام کی بہترین خدمت انجام دے رہی ہے۔ اور ہماری رائے ہے کہ اس کا "خاتم النبیین نمبر" اس جماعت کے جوش مذہبی کا بہترین مظہر ہے"

(مسلم راجپوت ۵ جون ۱۹۲۹ء)

(باقی آئندہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پسر مسعود کا نام سلطان محمد رکھا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس کی درازی عمر صحت اور خادم دین اور نیک ہونے کی دعا فرما دیں۔

(فضل محمد ولد مستری دین محمد صاحب قادیانی جہلم)

خدام الاحمدیہ کا نیا سال

یکم فروری ۱۹۵۲ء سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہوتا ہے۔ یکم فروری ۱۹۳۸ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس کے لئے یہ نام تجویز فرمایا تھا۔ اب مجلس اپنے پندرھویں سال میں داخل ہو رہی ہے۔ اس لئے اس تاریخ سے عہدیداران کی تبدیلی عمل میں آئے گی۔ اس وقت تک جس قدر مجالس کی طرف سے انتخابات کی اطلاع ملی ہے۔ ان کو منظوری بھجوا دی گئی ہے۔ نئے قائدین اور زعماء ابھی سے کام سے واقفیت حاصل کرنا شروع کر دیں۔ اور سال شروع ہونے پر اپنے عہدے کا مکمل چارج لے لیں۔ نئے قائدین اور زعماء اپنی اپنی مجالس عاملہ خود نامزد کر کے ان کی مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔ نئے سال کے کام شروع کرنے میں کسی قسم کا انتظام نہ کرنا پڑے۔ مناسب ہوگا کہ چارج تبدیل کرتے وقت اسے ریکارڈ کیا جائے۔ کہ کیا کیا چیزیں سابق قائد نے نئے قائد کے سپرد کی ہیں۔ اور جو کام ابھی نامکمل ہوں۔ ان کی تفصیل بھی بتا دی جائے۔ تا نیا قائد اپنی ذمہ داری کو ادا کرتے ہوئے انہیں انجام دینے کی کوشش کر سکے۔ اور اس کی ایک مصدقہ نقل مرکز میں بھی بغرض ریکارڈ آنی ضروری ہے اس وقت تک جس قدر انتخابات کی منظوری مرکز سے بھجوائی گئی ہے۔ اس کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ بقیہ مجالس بھی توجہ کریں۔ اور جلد از جلد انتخاب کی رپورٹیں بھجوا دیں۔ قائدین اور زعماء چار یکم فروری سے تبدیل ہونگے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نمبر شمار	نام مجلس	نام منظور شدہ قائد
۱	بھی آنا ضلع شیخوپورہ	چوہدری محمد شفیع صاحب
۲	جھنڈا جرسیاں ، سیالکوٹ	احمد دین صاحب
۳	فضل عمر ہوسٹل ۔ لاہور	شیخ محمد اللہ صاحب سیال (زعیم)
۴	رسول ضلع گجرات	شیخ سعید احمد صاحب
۵	علی پور ضلع مظفر گڑھ	سید ناصر علیشاہ صاحب
٦	بہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ	مراد علی صاحب
۷	فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	چوہدری محمد نواز صاحب
۸	پچنند ، ، اٹک	محمد حسین صاحب
۹	بلاک ج ۔ ربوہ	صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (زعیم)
۱۰	ترگڑی ضلع گوجرانوالہ	ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب
۱۱	گنگرالی ، گجرات	، احمد دین صاحب
۱۲	جڑانوالہ ، لائلپور	چوہدری محمد اسلم صاحب
۱۳	چک ۱۲۱ گوکھووال ضلع لائلپور	، عبد السمیع صاحب
۱۴	چک ۹۹ شمالی سرگودھا	شیخ عبد الغنی صاحب
۱۵	شادیوال خورد (گجرات)	محمد شفیع صاحب
۱٦	تلونڈی راہوالی (گوجرانوالہ)	میر عبد الرشید صاحب
۱۷	تلونڈی کھجوروالی ،	عبد السراج دین صاحب
۱۸	احمد نگر (جھنگ)	سید کمال یوسف صاحب
۱۹	بلاک د ب ، ربوہ	راجہ محمد یعقوب صاحب (زعیم)
۲۰	کالا گجراں (جہلم)	بشیر احمد صاحب
۲۱	میرپور خاص (سندھ)	ابو الخیر صاحب صدیقی
۲۲	مونگ (گجرات)	حکیم محمد سعید صاحب
۲۳	لونگ (گجرات)	سید منیر حسین شاہ صاحب
۲۴	گھوگیاٹ (سرگودھا)	محمود احمد صاحب
۲۵	سرگودھا	بابو عبد الکریم صاحب
۲٦	اوکاڑہ (منٹگمری)	شیخ عبد الحکیم صاحب
۲۷	کیمبل پور	چوہدری محمود احمد صاحب ناصر
۲۸	بلاک (الف) ربوہ	سردار نور احمد صاحب (زعیم)
۲۹	شاہدرہ (شیخوپورہ)	ملک ظہور الدین صاحب
۳۰	بھیرہ (سرگودھا)	مولوی محمد اشرف صاحب
۳۱	ٹھکڑ (میانوالی)	چوہدری احمد حسن صاحب
۳۲	نوشہرہ چھاؤنی	میر عبد الستار صاحب خادم
۳۳	پنڈی بھٹیاں گوجرانوالہ	ظہور احمد صاحب
۳۴	پریم کوٹ (،)	نذیر احمد صاحب
۳۵	منڈیالہ وڑائچ (،)	عبد الواحد صاحب
۳٦	حافظ آباد (،)	مرزا حبیب اللہ صاحب
۳۷	ملتان چھاؤنی	چوہدری نذیر احمد صاحب
۳۸	سیالکوٹ ،	محمد عبد القیوم صاحب
۳۹	تاندلیانوالہ (لائلپور)	علی محمد صاحب
۴۰	رسالپور چھاؤنی (سرحد)	عبد الجبار خان صاحب
۴۱	منگھیانہ (جھنگ)	رانا محمد یوسف صاحب
۴۲	گوجرانوالہ	بابو عبد الرحمٰن صاحب
۴۳	کنری (سندھ)	چوہدری ولایت محمد صاحب طاہر
۴۴	کراچی "	میجر شمیم احمد صاحب
۴۵	ملتان شہر	چوہدری عبد اللطیف صاحب
۴٦	وزیر آباد (گوجرانوالہ)	میاں غلام احمد صاحب
۴۷	سکھر (سندھ)	بابو غلام محمد صاحب
۴۸	سیالکوٹ شہر	شیخ محمد سلیم صاحب
۴۹	پشاور (سرحد)	مرزا عبد الرحمٰن صاحب
۵۰	راولپنڈی	عبد الغنی صاحب رشدی
۵۱	نواب شاہ (سندھ)	ڈاکٹر عبد القدوس صاحب
۵۲	مردان (سرحد)	مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل

الفرقان کی تاریخ اشاعت میں تبدیلی

آئندہ کے رسالہ الفرقان ہر ماہ کی یکم تاریخ کو بذریعہ ڈاک روانہ ہوا کرے گا انشاء اللہ۔ چنانچہ یکم فروری کو ماہ جنوری اور ماہ فروری کا رسالہ ارسال ہو رہا ہے۔ خریدار اصحاب اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ مینیجر رسالہ الفرقان
احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ

وعدہ پورا کرنے میں دیر کرنا انسان کو اس وعدے سے آزاد نہیں کرتا

بلکہ زیادہ مجرم بنا دیتا ہے

قابل توجہ عہدیداران و بقایا داران

فرمایا!

(۱) "دوستوں کو اپنے بقائے جلد سے جلد ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ جب بھی نئے سال کی تحریک ہوتی ہے۔ بعض دوست یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اب نئی تحریک شروع ہو گئی ہے۔ اور پرانی ختم ہو گئی ہے۔"

(۲) "وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ وعدہ پورا کرنے میں دیر کرنا انسان کو اس وعدہ سے آزاد نہیں کر دیتا۔ بلکہ زیادہ مجرم بنا دیتا ہے۔ مگر بعض لوگوں کی یہ ذہنیت ہو گئی ہے۔ کہ وہ نئے سال کی تحریک پر پچھلے سال کی تحریک کے وعدوں کو بھول جاتے ہیں۔"

(۳) اس قسم کی ذہنیت کے آدمی ہی ہیں۔ جو درحقیقت کام کو نقصان پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ وعدہ کرتے ہیں۔ اور پھر وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں سو خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی سرخرو ہوتے ہیں اور دین کے کام میں بھی مددگار رہتے ہیں۔"

(۴) "پس ایسے افراد کو میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔" چونکہ جماعتوں پر اس قسم کے افراد کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اور جب تک کسی جماعت میں نقص واقعہ نہ ہو۔ اس وقت تک اس کے افراد میں یہ ذہنیت پیدا نہیں ہو سکتی۔" اس لئے

(۵) میں جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں

کہ وہ اپنے بقایا داران کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائیں۔ انہیں نصیحت کریں۔ اور سمجھائیں۔ اور یاد رکھیں۔ کہ

(٦) احمدی ہونا آسان نہیں

جو شخص احمدی ہوتا ہے۔ وہ یہ سمجھ کر ہوتا ہے۔ کہ مجھے مخالفتیں بھی برداشت کرنی پڑیں گی۔ تکلیفیں بھی سہنی پڑیں گی۔ اور قربانیاں بھی کرنی پڑیں گی۔ پس

(۷) ایمان کی وجہ سے احمدیت میں

داخل ہوتا ہے۔ اور ایماندار کو اس غفلت پر متنبہ کر دینا بالکل آسان ہوتا ہے۔ اگر اس میں سستی پائی جاتی ہے۔ یا غفلت پائی جاتی ہے۔ اور ایمان اس کے دل میں موجود ہے۔ تو توجہ دلانے پر وہ فوراً اپنی اصلاح کر لے گا۔ اور کام میں جو حرج واقعہ ہو رہا ہو گا۔ وہ دور ہو جائیگا۔"

(۸) "یاد رکھو۔ خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو وہ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت پا گیا۔ اور اس رحمت کا وارث بن گیا۔"

(۹) "جب منہ سے وعدہ کر لو۔ تو پھر خواہ کچھ ہو اسے پورا کرو۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو۔"

(۱۰) "مومن کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے۔ غیر مومن جو کہتا ہے ضروری نہیں کہ وہ اسے پورا بھی کرے۔ لیکن مومن جو وعدہ کرتا ہے۔ اسے سنجیدگی کے ساتھ سو فی صدی پورا کرتا ہے۔"

(۱۱) "اگر کوئی اپنی مرضی سے چندہ لکھواتا ہے۔ اور کسی قربانی کیلئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نباہے خواہ کسی قدر بھی تکلیف ہو۔ اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔"

(۱۲) وہ احباب جن کے ذمہ گذشتہ سترھویں یا سولہویں سال کا بقایا ہے یا اس سے بھی پہلے کسی سال کا ہے۔ یا دفتر دوم کا بقایا ہے۔ وہ تحریک جدید کے ان بقایوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں اور جہاں تک جلد ممکن ہو۔ ادا فرمائیں۔ تاکہ تحریک جدید کے تبلیغی پروگرام میں بیرونی ممالک کے لئے ہے۔ کسی قسم کی مشکل نہ ہو۔ اور بقایا دار بھی اپنے بقائے صاف کر کے اپنے ادا کرنے والے بھائی کے ساتھ مل جائیں اس کے علاوہ جن جماعتوں یا براہ راست افراد نے نئے سال اٹھارہ کے وعدوں کی فہرستیں تاحال مکمل کر کے نہیں بھیجی ہیں۔ وہ اپنی فہرست [illegible] (مرزا عبد الحق ...)

درخواست ہائے دعا

میری بھتیجی عزیزہ بیگم بنت چوہدری عنایت الٰہی صاحب سب پوسٹ ماسٹر جڑانوالہ ایم۔ بی ہائی سکول جڑانوالہ کی چھٹی جماعت میں پڑھتی ہے۔ گذشتہ ماہ اس نے دینیات کے امتحان میں جماعت بھر میں اول رہ کر اول انعام حاصل کیا ہے۔ احباب کرام بچی کے ازدیاد علم کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الواحد نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ)

(۲) میں بعارضہ ربوہ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہوں۔ احباب کرام میری صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (حکیم محمد قاسم قریشی امیر جماعت ...)

(۳) مبارک احمد صاحب کے ایک رشتہ دار لمبے عرصہ سے سخت خانگی مشکلات میں مبتلا ہیں

(۴) مکرم میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ ایک عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام ان دونوں کی فراخ حالی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ نذیر احمد صاحب سیالکوٹی کی والدہ محترمہ چند روز سے بعارضہ شدید کھانسی بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

قرآن مجید پر مستشرقین کے ایک اعتراض کا جواب

بقیہ صفحہ

کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ کے اذن سے۔ یعنی جس قدر خدا تعالیٰ کا منشا ہو۔ کیونکہ سنت اللہ یہی ہے۔ کہ انبیاءؑ اور ان کی جماعتوں کے خلاف دشمن جو تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ یا ان سے جنگ کرتے ہیں۔ تو ایک حد تک انبیاء اور ان کی جماعتوں کو بھی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ کے رسول ہی غالب آتے ہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے خفیہ مشورہ کے متعلق یہی الفاظ بیان فرمائے ہیں۔ فرمایا۔

انما النجویٰ من الشیطٰن لیحزن الذین اٰمنوا ولیس بضآرھم شیئًا الا باذن اللہ۔ (مجادلہ)

کہ خفیہ مشورہ اور خفیہ کمیٹیاں شیطان یعنی دشمن کی طرف سے اس لئے کی جاتی ہیں۔ تا مومن غمگین ہوں۔ حالانکہ وہ ان کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ تعالیٰ کے اذن سے۔ پس یہاں اللہ تعالیٰ نے وہی الفاظ استعمال کرکے بتایا ہے۔ کہ یہود بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے خلاف جو منصوبے اور خفیہ سازشیں کر رہے ہیں۔ وہ مومنوں کو سوائے اس کے جو خدا کا منشا ہے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ بلکہ وہ خود ان کے لئے ضرر کا موجب ہونگے۔ پھر فرمایا:۔

ویتعلمون ما یضرھم ولا ینفعھم

اور وہ (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کے مخالف یہودی) سیکھتے ہیں۔ جو ان کے لئے ضرر کا موجب ہوگا۔ اور انہیں نفع نہ دیگا۔

ان آیات میں پیشگوئی

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے دو واقعات ذکر فرما کر دو مختلف نتائج کی طرف اشارہ کیا ہے۔ حضرت سلیمانؑ کے عہد کا واقعہ بیان کرکے انہیں سمجھایا ہے۔ کہ چونکہ وہ خدا تعالیٰ کے نبی تھے۔ اس لئے جب تم نے ان کے خلاف خفیہ سازشیں کیں اور ان کی حکومت کو کمزور کرنے کے لئے منصوبے کئے۔ تو تم کامیاب نہ ہوئے۔ اور آخر کار تمہاری وہ سازشیں تمہاری اپنی کمزوری کا باعث ہوئیں۔ یہاں تک کہ بابل کے بادشاہ نے تمہاری قوت کو بالکل توڑ دیا۔ اور تم بابل شہر میں جلاوطن کئے گئے۔ اور جب تم بابل میں غلامی کی حالت میں تھے۔ اور خدا تعالیٰ نے تمہاری خلاصی کے لئے دو نبیوں یا دو فرشتہ سیرت انسانوں کو بابل کی حکومت کی قوت کو توڑنے کے لئے خفیہ تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا۔ تو تم کامیاب ہو گئے۔ اور تمہیں شاہِ بابل کی قید سے آزادی مل گئی۔ اور اس وقت تم ایک سچے نبی کی (جس کی صداقت تمہاری مقدس کتابوں سے ثابت ہے) ہلاکت اور تباہی کے لئے غلط اور جھوٹے الزامات لگا کر لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکا رہے ہو۔ اور ان کے خلاف خفیہ مشورے اور خفیہ سازشیں کر رہے ہو۔ اس لئے تم کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔

تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ یہود نے جب دیکھا۔ کہ اسلام روز بروز ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ تو انہوں نے اپنے ہم مذہبوں کے ذریعہ جن کا کسریٰ کے دربار میں بہت رسوخ تھا کسریٰ تک خفیہ طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف رپورٹیں پہنچائیں۔ اور کسریٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو یہ حکم جاری کیا تھا۔ کہ ان کو پکڑ کر میرے سامنے پیش کرو۔ یہ یہود کی خفیہ رپورٹوں کا ہی نتیجہ تھا۔ چنانچہ میور جیسے متعصب شخص نے بھی اپنی کتاب "لائف آف محمدؐ" صفحہ ۳۸ میں لکھا ہے۔ کہ کسریٰ خسرو اپنے افسر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچنے سے پہلے آپؐ کے دعوے کے متعلق عجیب وغریب رپورٹوں کی بناء پر روانہ کر چکا تھا۔

الغرض ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہود کی ناکامی کے متعلق پیشگوئی کی ہے۔ کہ جیسے وہ پہلے خدا تعالیٰ کے نبی (حضرت سلیمان علیہ السلام) کے خلاف ایسے منصوبے اور خفیہ سازشیں کرکے اپنی ناکامی کا تجربہ کر چکے ہیں۔ ویسے ہی انہیں اس وقت بھی ناکامی کا منہ دیکھنا ہوگا۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ایک سچے نبی کی مخالفت کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کا مددگار کسریٰ بھی ہلاک ہوا۔ اور یہودی قبائل جو مدینہ کے اردگرد رہتے تھے۔ ان میں سے کچھ تو مارے گئے۔ اور کچھ غلام بنائے گئے۔ اور باقی جلاوطن کئے گئے۔

کیا ان آیات کے متعلق کوئی عقلمند شخص یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ کہ یہ تو ایک بے سروپا قصہ ہے۔ جو قرآن میں نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے "پرشیلی میجک" سے لی تھی۔ اس کا قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات میں قطعاً کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔ اور محققین مفسرین نے ایسی تمام روایات کو سرسری قرار دیا ہے۔ علامہ ابوحیان اپنی تفسیر "البحر المحیط" میں ایسی روایات درج کرکے لکھتے ہیں:۔

"وھذا کلہ لا یصح منہ شیء"

کہ ان میں سے کوئی بات صحیح نہیں ہے۔

پس مستشرقین کا یہ اعتراض کہ یہ واقعہ فلاں کتاب سے لیا گیا ہے۔ اور یہ ایک لغو کہانی ہے۔ باطل ہے۔ اور قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہیں۔ جو پوری شان و شوکت کے ساتھ اپنے زمانہ میں پوری ہوئی۔ جس سے خدا تعالیٰ کے قول "انزلہ الذی یعلم السر فی السمٰوٰت والارض" کی صداقت آشکارا ہوئی۔ (رسالہ الفرقان احمد نگر)

الفضل کا مصلح موعود نمبر

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر الفضل کا خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی ۱۸۸۶ء جس شان سے حضور کی صداقت کا اظہار کر رہی ہے۔ اس کی تفصیلات کا علم ہر احمدی کو ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اس خدائی نشان کی عظمت ہر خاص و عام پر واضح کر سکے۔ اس پرچہ میں اسی غرض کو پورا کرنے والے چیدہ چیدہ مضامین ہوں گے۔ اس لئے احباب کو اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا ابھی سے پروگرام بنانا چاہیئے۔ زیر تبلیغ احباب میں تقسیم کرنے کے لئے یہ نہایت مفید اور قیمتی تحفہ ہوگا۔ حضرت مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجود باجود اللہ تعالیٰ کا ہم پر خاص احسان ہے۔ اس کے شکرانے کے طور پر ہمیں اس وجود کی عظمت دنیا پر واضح کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ تبلیغ کا شوق اور جوش رکھنے والے احباب اپنی طرف سے مصلح موعود نمبر خرید کر اپنے احباب کو بھجوا سکتے ہیں۔ اور اگر قبل از وقت مطلوبہ پرچوں کی قیمت اور ڈاک کے خرچ کے ساتھ فہرست معہ مکمل پتہ بھجوا دی جائے۔ اُن کے نام پرچہ دفتر ہذا سے براہ راست بھجوا دیا جائے گا۔ اور اس طرح خرچ ڈاک کی جو رعائت الفضل کے ساتھ خاص تھی۔ اس سے دوست فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ ایجنٹ حضرات احباب سے دریافت کرکے مطلوبہ تعداد ریزرو کروالیں۔ مشتہرین کیلئے بھی خاص موقعہ ہوگا۔ فوری طور پر اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کروالیں۔ ورنہ جلسہ سالانہ نمبر کی طرح متعدد احباب کو افسوس ہوگا۔ کہ کیوں اُن کا اشتہار شائع نہ ہو سکا۔

کوشش کی جائے گی۔ کہ اس میں متعدد بلاک دیئے جائیں اشتہارات زیادہ سے زیادہ دس فروری ۱۹۵۲ء تک بمعہ پیشگی اُجرت کے پہنچ جانے ضروری ہیں۔ شرح اشتہارات کے لئے دفتر ہذا کو لکھیں۔

(مینیجر)

جامعۃ المبشرین ربوہ میں اقوام متحدہ کے تعلیمی وفد کی تشریف آوری

(از عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے)

آج مورخہ ۱۸ جنوری ۵۲ء جامعۃ المبشرین ربوہ میں اقوام متحدہ کے تعلیمی وفد کے ارکان محترم قاضی محمد اسلم صاحب پرو فیسر گورنمنٹ کالج لاہور کی معیت میں تشریف لائے۔ کالج کا احاطہ مختلف قسم کے پھولوں سے اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا اور تمام کلاسوں کے سامنے ان کے درجات مختلف قطعات کی صورت میں آویزاں کئے گئے تھے۔ اس موقعہ پہ تمام غیر ملکی طلباء جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے دور دراز کے ملکوں سے صرف اسلام اور احمدیت کا علم حاصل کرنے کی خاطر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اپنی اپنی کلاسوں میں ترتیب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے مسٹر بارڈیو نے (جو اس وفد کی سرکردگی کر رہے تھے) فرداً فرداً تمام غیر ملکی دوستوں سے ان کے کوائف اور تعلیمی حالات دریافت فرمائے اور ان کے مسائل تعلیم میں انتہائی دلچسپی کا اظہار کیا۔ آپ نے اس امر پہ انتہائی دلچسپی کا اظہار کیا کہ ایک مختصر سی بستی میں مختلف ممالک کے ایک درجن کے قریب طلباء اتنی دلجمعی اور اشتیاق سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ آپ نے تمام کلاسیں دیکھیں اور پھر کالج کی لائبریری اور ریڈنگ روم میں تشریف لے گئے۔ جب آپ کو یہ بتایا گیا کہ ہماری ہزاروں کی تعداد میں نادر و نایاب کتب مشرقی پنجاب میں ہی رہ گئی تھیں اور یہاں کا سٹاک اساتذہ اور طلباء کی ذاتی کاوشوں کا نتیجہ ہے جو انہوں نے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی رہنمائی میں حاصل کی ہیں تو آپ نہایت خوش ہوئے اور طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

روانگی کے وقت آپ کو کالج کی "مجلس تصنیف" کی طرف سے ایک مختصر سی کتاب کی دو کاپیاں ہدیۃً پیش کی گئیں جو کالج کی طرف سے "ردّ اشتراکیت" کے موضوع پہ شائع کی گئیں تھیں۔ آپ نے اس امر پہ بھی تعجب اور خوشی کا اظہار فرمایا کہ یہ ادارہ ٹھوس علمی مسائل پہ تازہ ترین تحقیقات وقتاً فوقتاً شائع کرتا ہے غرض کہ یہ تقریب خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہی

یاد رہے کہ حکومت پاکستان کو بنیادی تعلیم کے متعلق یونیسکو کے تیار کردہ خصوصی طریقہ سے دیہاتی تعلیم کی تنظیم کے امکانات پہ مشورہ دینے کیلئے تین افراد پہ مشتمل ایک بنیادی تعلیمی مشن یہاں آیا ہوا ہے۔ حکومت پاکستان نے یونیسکو کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے جس کے تحت حکومت نے بنیادی تعلیمی مشن کو پاکستان آنے کی دعوت دی ہے۔ مشن کے ارکان کی تنخواہیں یونیسکو ادا کرے گا۔ حکومت پاکستان ملک میں ان کے طعام و قیام اور سفر خرچ کا انتظام کریگی

مشن کے ارکان

موسیو اے جے بوڈریو (کینیڈا) بی۔ اے۔ بی۔ ایس اے (زراعت) مشن کے قائد (MAS T R IN PUBIic ADMINISTRATION)

اور سول سروس کمیشن کینیڈا۔ اڈاوہ کے کمشنر ہیں موصوف نوا اسکوٹیا اور کوئبک کے نادار ماہی گیروں اور کسانوں میں بنیادی تعلیم کے پندرہ سال تک انچارج رہے ہیں

ڈاکٹر رابرٹ ایم الیٹ (برطانیہ)۔ (۵۱) ایم اے۔ ڈی لٹ (آکسن) گاسکیا کارپوریشن کے صدر اور نائیجیریا کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر تعلیم رہے ہیں۔ سیز ایجوکیشن آفیسر بھی تھے اور ٹرانسلیشن بیورو کے نگران رہے ہیں۔

مس ایلی دس بہ سے (ریاستہائے متحدہ امریکہ) (۳۹) ایم۔ اے (صنعتی فنون) عملی حرفتوں کی تعلیم کی ماہر ہیں اور انہوں نے لکڑی۔ دھات اور چمڑہ وغیرہ کی حرفتوں سمیت تمام حرفتوں کی تعلیم دی ہے۔ موصوفہ بروکلن۔ نیویارک کے دارالفنون میں دستکاری کی معلمہ بھی رہی ہیں۔

ہندوستان کے انتخابی نتائج

الہ آباد ۲۲ جنوری۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو کو اپنے حلقہ انتخاب میں سخت مقابلہ درپیش ہے مقابلہ پنڈت نہرو اور ایک آزاد امیدوار برہمچاری پربھودت میں ہے تمام غیر کانگرسی جماعتیں برہمچاری پربھودت کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔ پنڈت نہرو کے حلقہ انتخاب میں کل سے پولنگ شروع ہو رہا ہے۔

مدھیا بھارت کے کانگرسی وزیر قانون جگموہن لال گری والسنو گوالیار کے حلقہ سے صوبائی اسمبلی کے امیدوار تھے۔ انہیں ہندو مہاسبھا کے امیدوار نے شکست دی ہے

مشرقی پنجاب کی ریاستوں میں کانگرس نے ۷ نشستیں حاصل کرلی ہیں۔ علاوہ اس میں ایک اور وزیر ناکام ہوگئے ہیں۔ بھوپال اسمبلی کے پہلے انتخابی نتائج میں کانگرس اور جن سنگھ کا ایک ایک امیدوار کامیاب ہوگیا ہے۔ بمبئی میں کانگرس کو اب تک اپنے مخالفین سے ۱۹۸ نشستیں زیادہ ملی ہیں۔

پیرس ۲۲ جنوری۔ پیرس میں تونسی وفد کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ہم تیونس اور فرانس کے جھگڑے میں ہندوستان سے مداخلت کی ہرگز درخواست نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہندوستان کی ہمدردیوں کا اظہار ایک ڈھونگ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

اسماعیلیہ کے واقعۂ قتل پر امریکہ مصر سے سخت احتجاج کریگا

لندن ۲۲ جنوری۔ اسماعیلیہ میں ایک امریکی نن (Nun) کی ہلاکت پر امریکہ میں سخت ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ جس سے غالباً مصر اور امریکہ کے باہمی تعلقات پر بھی اثر پڑے گا۔ واشنگٹن کے سرکاری حلقوں میں قاہرہ کے امریکی سفارت خانہ کی مکمل رپورٹ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ اور اس واقعہ پر بہت سنجیدگی سے غور کیا جا رہا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ سفارت خانہ کے فوری احتجاج سے "اہم بین الاقوامی نتائج رونما ہوں گے۔ مصری حکومت سے سخت قسم کا باضابطہ احتجاج بھی کیا جائے گا۔

واشنگٹن کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ ممکن ہے اس واقعہ کی وجہ سے امریکی رائے عامہ نہر سویز کے دفاع میں براہ راست امریکہ کی شمولیت کے حق میں ہو جائے۔ امریکی سپاہیوں کو ایسے مقامات پر امریکی جان و مال کی حفاظت کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ جہاں مقامی حکام امن قائم رکھنے میں ناکام ثابت ہوں۔ اور امریکی حکومت بالخصوص انتخابی مہم کے دوران میں دوسرے ملکوں میں امریکی شہریوں پر حملوں کے مقابلہ میں بے عملی کے الزام کا موقعہ مہیا نہیں کرے گی۔ (اسٹار)

مختصرات

ٹریپولی۔ ۲۲ جنوری لیبیا کے سفارتی نمائندے اور ارکان حکومت اب نئی سلطنت کے جاری کردہ پہلے پاسپورٹوں پر سفر کر رہے ہیں ان کے صفحات ہلکے نیلے رنگ کے ہیں جن پہ ہلال اور ستارہ بنا ہوا ہے اور "متحدہ سلطنت لیبیا" کے الفاظ عربی اور انگریزی میں چھپے ہوئے ہیں۔ (اسٹار)

بغداد۔ ۲۲ جنوری ایک پریس کانفرنس موقعہ پہ برطانوی پارلیمانی پارٹی کے ارکان نے اخبار نمائندوں کو بتایا کہ عرب ملکوں کو اپنا نقطۂ نظر زیادہ واضح طور پہ مغربی ملکوں کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ مغرب میں ان کے ایسے متعدد بہی خواہ ہیں جو عربوں کے نقطۂ نظر سے پوری طرح واقف نہیں ہیں۔ اسٹار

لنڈن ۲۲ جنوری توقع کی جا رہی ہے کہ موسم بہار تک یورپ میں جیٹ لڑاکا طیاروں کے اسکیڈرون کی تعداد بڑھا کر چھ کر دی جائے گی یہاں عنقریب کناڈا سے دو اور اسکیڈرن آنے والے ہیں۔ جن کے مستقر یورپ میں بنائے جائینگے (اسٹار)

برطانیہ موجودہ مصری حکومت سے مصالحت نہیں کریگا؟

لندن ۲۲ جنوری۔ یہاں اس کی تصدیق ہو گئی ہے کہ سعودی سفیر متعینہ لندن جو سعودی عرب روانہ ہوئے ہیں۔ شاہ ابن سعود کے لئے برطانیہ کی طرف سے کوئی پیغام لے کر نہیں گئے۔ لیکن بہرحال اینگلو مصری تنازعہ میں شاہ ابن سعود مصالحت کرانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ روانگی سے پہلے انہوں نے مسٹر ایڈن اور دفتر خارجہ کے مستقل انڈر سکرٹری سے ملاقات کی اور اب غالباً حکومت برطانیہ ابن سعود کی تجاویز کی بنیادی نوعیت سے واقف ہو چکی ہے۔

لیکن نہر کے خطہ میں تازہ ترین صورت حال کی وجہ سے یقین کیا جاتا ہے کہ موجودہ مصری حکومت سے کسی قسم کی مصالحت کا امکان نہیں ہے۔ اور اس علاقہ کی حفاظت کے لئے برطانیہ کو وہاں اپنی فوجی پوزیشن برقرار رکھنی ہوگی (اسٹار)

برطانیہ کے ایٹمی ڈپو نے کام شروع کر دیا

لندن ۲۲ جنوری۔ برطانیہ نے جو نیا ایٹمی ڈپو تعمیر کیا ہے۔ اس میں کام شروع ہوگیا ہے۔ کارخانہ کے باہر ملازمین کی گفتگو کی نگرانی کے لئے ایک خاص حفاظتی دستہ مامور کر دیا گیا ہے اس ڈپو کے افسر اعلےٰ نے جن کا نام پوشیدہ رکھا گیا ہے اپنا کام سنبھال لیا ہے۔ وہ ایک ممتاز سائنسدان ہیں۔ مسٹر چرچل نے ان تینوں کارخانوں کے منصوبوں کی تفصیلات مسٹر ٹرومین کو پیش کر دی ہیں۔ توقع ہے کہ مسٹر چرچل کی امریکہ سے واپسی کے بعد فوراً حفاظتی انتظامات زیادہ سخت کر دیئے جائیں گے۔ (اسٹار)

لنڈن ۲۲ جنوری۔ برطانیہ میں جنگی نقصانات کا کمیشن ایسی جائداد کے مالکوں کو معاوضہ ادا کرتا ہے جن پر جنگ کے دنوں میں بمباری ہوئی تھی اس نے گذشتہ سال ۷ کروڑ ۷۰ لاکھ پاؤنڈ کی رقم ادا کی تھی ۱۹۵۱ کے آخری تین مہینوں میں ۰۰۰،۵۰،۱۲ پاؤنڈ کی رقم ہفتہ وار اوسطاً ادا کی جا رہی تھی۔ کمیشن قائم ہونے کے بعد سے اب تک مجموعی طور پر ۴۰۲ کروڑ پاؤنڈ کی رقم ادا کی جا چکی ہے۔ (اسٹار)